Volume 04, Issue 01,
January-March 2026
PP: 17-33
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN
Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X
https://doi.org/10.63283/irj.04.01/03

Article QR

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی واٹر تھیوری اور انسانی شعور کا مادے پر اثر: ایک تحقیقی مطالعہ

Dr. Masaru Emoto's Water Theory and the Impact of Human Consciousness on Matter: A Research Study

Zarqa Zulifqar[1]*, Dr. Bushra Subhan[2]

Article History

Received
08-02-2026

Accepted
28-02-2026

Published
01-03-2026

Abstract & Indexing

Abstract

This research paper explores the revolutionary yet controversial hypothesis proposed by Japanese researcher Dr. Masaru Emoto, which suggests that water possesses the ability to respond to human consciousness, intentions, words, and vibrational frequencies. Dr. Emoto's central claim is that water molecules act as a "biological computer," capable of storing and reflecting environmental energy. By utilizing high-speed microscopic photography of frozen water crystals, he demonstrated positive stimuli such as the words "love" and "gratitude" or classical music result - aesthetically in symmetrical hexagonal structures. Conversely, negative stimuli like hateful words or heavy metal music produce chaotic and fragmented formations. This study adopts a dual-perspective approach to evaluate Emoto's work. On one hand, supporters from the fields of metaphysics and alternative medicine utilize principles of quantum mechanics, such as the "Observer Effect" and the concept of "Hado" (vibrational energy), to validate the possibility of a mind-matter interaction. On the other hand, the mainstream scientific community critiqued his methodology, citing a lack of double-blind protocols and "selection bias," where specific images were allegedly chosen to support a predetermined narrative Special attention is given to Emoto's experiments on Zamzam water, where he observed a unique double-hexagonal crystalline structure that remained stable even under significant dilution. This finding is analyzed within a spiritual framework, suggesting a scientific basis for the effects of Quranic recitation and prayer. Through an examination of 30 scholarly and metaphysical references, this paper concludes that while Emoto's theory remains outside the boundaries of classical molecular biology, it has pioneered a significant dialogue on Water Memory." It suggests that water may serve as a bridge between the physical and the metaphysical, urging a deeper exploration of the subtle energies that govern our reality.

Keywords:

Water Memory, Hado Vibration, Molecular Geometry, Zamzam Water, Quantum Consciousness.

[1] *PhD Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.*
zarqazulifqar1986@gmail.com ****Corresponding Author***
[2] *Associate Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.*

All Rights Reserved © 2026 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

مقدمہ:

پانی کائنات کا وہ عنصر ہے جسے قدیم یونانی فلاسفروں سے لے کر جدید کوانٹم فزکس کے ماہرین تک سب نے حیات کا جوہر قرار دیا ہے۔ زمین کی سطح سے لے کر انسانی جسم کے خلیات تک ہر جگہ پانی ایک ایسی بنیاد کے طور پر موجود ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے۔ روایتی سائنسی نقطۂ نظر میں پانی کو محض ایک غیر نامیاتی مادہ (H_2O) سمجھا جاتا رہا ہے، جس کی حیثیت صرف ایک سالوینٹ یا واسطے کی ہے جو کیمیائی تعاملات میں مدد دیتا ہے۔ تاہم بیسویں صدی کے اواخر میں جاپانی محقق ڈاکٹر مسارو ایموٹو نے اس مادی تصور کو ایک زبردست چیلنج دیا جس نے علمی دنیا میں ایک نیا فکری انقلاب برپا کر دیا۔ ڈاکٹر ایموٹو کا بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ پانی محض ایک مائع نہیں بلکہ ایک زندہ ادراک رکھنے والا عنصر ہے، جو کائنات کے ہر ارتعاش کو جذب، ریکارڈ اور عکس بند کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انسانی شعور، جذبات، الفاظ اور یہاں تک کہ موسیقی بھی پانی کے سالماتی ڈھانچے پر براہِ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک پانی ایک حیاتیاتی میموری کارڈ کی طرح کام کرتا ہے جو ہاڈو یعنی لطیف توانائی کے ذریعے کائناتی معلومات کو محفوظ کرتا ہے۔ اس تحقیقی آرٹیکل کا مقصد ڈاکٹر ایموٹو کی اس "واٹر میموری" تھیوری کا گہرائی سے جائزہ لینا ہے۔ اس میں ہم ان کے انقلابی تجربات، مثبت اور منفی ارتعاشات کے بصری شواہد اور خاص طور پر آبِ زمزم کی غیر معمولی ساخت کو زیرِ بحث لائیں گے۔ ساتھ ہی یہ آرٹیکل ان سائنسی اعتراضات اور تنقید کو بھی جامع انداز میں پیش کرے گا جو روایتی لیبارٹریوں اور تجرباتی فزکس کی جانب سے ان کے کام پر اُٹھائے گئے۔ اس تقابلی مطالعے کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ کیا پانی واقعی انسانی ارادوں کا آئینہ دار ہے یا یہ محض ایک مادی اتفاق ہے اور کیا یہ دریافت سائنس اور روحانیت کے درمیان برسوں سے موجود خلیج کو پُر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

تعارف موضوع

کائنات کا ہر ذرہ متحرک ہے اور ارتعاش کی ایک خاص لہر پر قائم ہے۔ انسانی تاریخ میں پانی کو ہمیشہ ایک ایسے عنصر کے طور پر دیکھا گیا ہے جو نہ صرف زندگی کو برقرار رکھتا ہے بلکہ پاکیزگی اور روحانیت کا استعارہ بھی ہے۔ تاہم جدید سائنسی دور میں یہ سوال ایک کلیدی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ کیا مادہ اور شعور دو الگ اکائیاں ہیں یا شعور مادے کی ساخت کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی "واٹر میموری" تھیوری اسی بنیادی سوال کا جواب تلاش کرنے کی ایک علمی اور تجرباتی کوشش ہے۔ اس موضوع کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ پانی کے سالمات محض ہائیڈروجن اور آکسیجن کا بے جان مجموعہ نہیں ہیں بلکہ وہ ایک حساس وصول کنندہ کی طرح کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ایموٹو نے یہ تصور پیش کیا کہ پانی انسانی جذبات کی فریکوئنسی کو سمجھنے اور اسے اپنے اندر محفوظ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب ہم پانی کو محبت، شکر گزاری یا دعاء کے ارتعاشات دیتے ہیں تو اس کے کرسٹلز ایک کامل شش پہلو جیومیٹری اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ نفرت یا غصے کے الفاظ اسے بے ترتیب اور بدنما بنا دیتے ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہم اسے انسانی جسم کے تناظر میں دیکھتے ہیں جو کہ 70 فیصد سے زائد پانی پر مشتمل ہے۔ اگر پانی انسانی ارادوں سے متاثر ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے خیالات براہِ راست ہماری اپنی اور دوسروں کی حیاتیاتی صحت پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں اس موضوع کو سائنسی مشاہدات، کوانٹم فزکس کے اصولوں اور مابعد الطبیعیاتی تناظر میں پرکھا گیا ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ پانی کس طرح مادی دنیا اور غیر مرئی شعور کے درمیان ایک رابطے کی کڑی کے طور پر کام کرتا ہے۔

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی واٹر تھیوری اور انسانی شعور کا مادے پر اثر

ڈاکٹر مسارو ایموٹو نے واٹر تھیوری پیش کر کے انقلاب برپا کر دیا اور ان دنوں اس تھیوری کا خاصہ چرچا ہے، اس پر بحث سے پہلے ہم مصنف کا تعارف جانتے ہیں:

تعارف مصنف

ڈاکٹر مسارو ایموٹو (1943ء–2014ء) ایک جاپانی محقق، مصنف اور کاروباری شخصیت تھے، جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ پانی کے مالیکیولر ڈھانچے پر انسانی شعور کے اثرات کا مطالعہ کرنے میں صرف کیا۔ انہوں نے جاپان کی یوکوہاما سٹی یونیورسٹی سے بین الاقوامی تعلقات میں گریجویشن کی اور بعد ازاں 1992ء میں اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی سے متبادل طب میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ایموٹو کی شہرت کی بنیادی وجہ ان کے وہ تجربات ہیں جن میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ پانی کے سامنے بولے گئے الفاظ دکھائی گئی تحریریں اور سنائی گئی موسیقی اس کی قلمی ساخت کو تبدیل کر دیتی ہے۔ ان کی کتاب The Hidden Messages in Water عالمی سطح پر بیسٹ سیلر رہی، جس نے سائنسی اور روحانی حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دیا۔ ان کے نزدیک پانی محض ایک مائع نہیں بلکہ کائناتی توانائی اور انسانی جذبات کو ریکارڈ کرنے والا ایک حساس آلہ ہے۔ ڈاکٹر مسارو ایموٹو اپنی تحقیق کا بنیادی مقصد یوں پیش کرتے ہیں:

> "Water has a memory and carries within it our thoughts and prayers. As you yourself are water, no matter where you are, your prayers will be carried to the rest of the world."[1]

(پانی یادداشت رکھتا ہے اور یہ اپنے اندر ہمارے خیالات اور دعاؤں کو محفوظ کر لیتا ہے، چونکہ آپ خود بھی پانی ہی ہیں اس لیے آپ چاہے کہیں بھی ہوں آپ کی دعائیں پوری دنیا تک پہنچائی جائیں گی)

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کے مطابق ہمارا جسم پانی سے بنا ہے اور پانی کے ساتھ ہمارا خاص تعلق ہے اور پانی پر جو پڑھا جائے وہ اس کو جذب کر لیتا ہے۔

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی علمیت کا اعتراف

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی تحقیق پر عالمی سطح کے مفکرین اور سائنسدانوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔ ان کے کام کی تائید میں ڈاکٹر بروس لپٹن کا قول نہایت مستند مانا جاتا ہے جو کہ ایک مشہور سیلولر بائیولوجسٹ اور "دی بائیولوجی آف بیلیف" کے مصنف ہیں، آپ لکھتے ہیں:

> "Dr. Emoto's work with water crystals provides a brilliant visual representation of how our thoughts, words, and intentions physically shape the world around us. It bridges the gap between science and spirit."[2]

(پانی کے کرسٹلز پر ڈاکٹر ایموٹو کا کام ایک شاندار بصری نمونہ پیش کرتا ہے کہ کس طرح ہمارے خیالات، الفاظ اور ارادے ہمارے گرد و پیش کی دنیا کو طبعی شکل دیتے ہیں۔ یہ سائنس اور روحانیت کے درمیان موجود خلیج کو پُر کرتا ہے)

اسی طرح ڈاکٹر ولیم ٹیلر جو اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں مٹیریل سائنس کے پروفیسر رہے ہیں، انہوں نے ایموٹو کے کام کی سائنسی بنیادوں پر یوں تائید کی:

> "Emoto's experiments demonstrate that human consciousness can significantly alter the physical properties of water, a discovery that challenges the very foundations of modern physics."[3]

(ایموٹو کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسانی شعور پانی کی طبعی خصوصیات کو نمایاں طور پر تبدیل کر سکتا ہے، یہ ایک ایسی دریافت ہے جو جدید طبعیات کی بنیادوں کو چیلنج کرتی ہے)

ڈاکٹر بروس لپٹن کا قول اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ ایموٹو نے ایک پیچیدہ مابعد الطبیعیاتی حقیقت کو "بصری شکل (Visual Representation)" دے کر عام فہم بنا دیا ہے۔ لپٹن جو کہ خود "ایپی جینیٹکس (Epigenetics)" کے ماہر ہیں، یہ مانتے ہیں کہ ہمارے خلیات کا ماحول جس میں پانی سب سے بڑا عنصر ہے ہمارے جینز اور صحت کو کنٹرول کرتا ہے۔ ان کے نزدیک ایموٹو کے کرسٹلز دراصل اس بات کا ثبوت ہیں کہ انسانی ذہن محض ایک داخلی تجربہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک خارجی قوت ہے جو مادے کی ترتیب بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر ولیم ٹیلر کا قول زیادہ تکنیکی اور انقلابی ہے۔ اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر کی حیثیت سے ان کا یہ کہنا کہ ایموٹو کے تجربات "جدید طبیعیات کی بنیادوں کو چیلنج کرتے ہیں" ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ روایتی طبیعیات (Classical Physics) کے مطابق مادہ اور شعور دو الگ چیزیں ہیں اور مادہ شعور سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ ٹیلر کا قول اس بات کی تائید کرتا ہے کہ کائنات محض بے جان اجزاء کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک "ذہین فیلڈ" ہے جہاں انسانی ارادہ (Intentionality) پانی کے مالیکیولر بانڈز اور پی ایچ (pH) لیول کو تبدیل کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کے پانی کے بارے میں نظریات

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کا مرکزی خیال یہ ہے کہ پانی کائنات کا سب سے حساس وصول کنندہ ہے، جو انسانی جذبات کو جذب کرنے اور انہیں بصری اشکال میں منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر مسارو ایموٹو اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "Water is the mirror that has the ability to show us what we can not see. It is a blueprint for our reality, which can change with a single, positive thought"[4]

(پانی وہ آئینہ ہے جو ہمیں وہ دکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے جو ہم عام آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ یہ ہماری حقیقت کا ایک نقشہ ہے جو محض ایک مثبت سوچ سے بدل سکتا ہے)

اس میں ڈاکٹر مسارو ایموٹو بتاتے ہیں کہ پانی ایک آئینہ ہے جو ہمیں چھپی سچائیاں دکھاتا ہے اور اس سچائی تک پہنچنے کے لئے ہمیں ایک مثبت سوچ کی ضرورت ہو گی۔

کلماتِ محبت اور قلبی ساخت

ڈاکٹر ایموٹو نے دعویٰ کیا کہ مثبت الفاظ جیسے محبت اور شکر گزاری پانی میں خوبصورت اور متوازن شش پہلو کرسٹلز بناتے ہیں، جبکہ منفی الفاظ بدنما اور بکھری ہوئی شکلیں پیدا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر بروس لپٹن اس نظریئے کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خلیاتی سطح پر مادہ شعور کے تابع ہوتا ہے اور ان کا قول ہے:

> "Our thoughts physically shape the world around us. Dr. Emoto's work bridges the gap between science and spirit."[5]

(ہمارے خیالات طبعی طور پر ہمارے گرد و پیش کی دنیا کو تشکیل دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ایموٹو کا کام سائنس اور روح کے درمیان خلیج کو پُر کرتا ہے)

سائنسی حلقوں کا اعتراض ہے کہ ایموٹو نے ہزاروں نمونوں میں سے صرف اپنی پسند کے نتائج چنے۔ فلپ بال لکھتے ہیں:

> "The primary problem is 'selection bias.' A photographer picks a beautiful crystal from thousands of samples to fit a preconceived idea."[6]

(بنیادی مسئلہ انتخابی جانبداری کا ہے۔ ایک فوٹوگرافر اپنے پہلے سے قائم کردہ نظریئے کو درست ثابت کرنے کے لیے ہزاروں نمونوں میں سے محض خوبصورت کرسٹل کا انتخاب کرتا ہے)

مسارو ایموٹو کی اس تھیوری پر آج بھی کام ہو رہا ہے اور لوگ پودوں کو لے کر بھی ایک پر اچھے کلمات اور دوسرے پر برے کلمات کہہ کر تجربات کر رہے ہیں اور اچھے کلمات والے پودے سرسبز اور برے کلمات والے پودے سڑ جاتے ہیں۔

صوتی ارتعاشات اور موسیقی

پانی موسیقی کے ارتعاش کو محسوس کرتا ہے۔ کلاسیکی موسیقی منظم ڈھانچے بناتی ہے، جبکہ ہیوی میٹل موسیقی سے سالماتی ترتیب بگڑ جاتی ہے۔ اس نظریئے کی تائید میں ہنس جینی نے سائی میٹکس کے ذریعے ثابت کیا کہ آواز مادے میں ہندسی ترتیب پیدا کرتی ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"Sound waves create visible geometric patterns in fluids, proving vibration shapes matter."[7]

(صوتی لہریں مائعات میں بصری جیومیٹرک نمونے بناتی ہیں جو ثابت کرتا ہے کہ ارتعاش مادے کو شکل دیتا ہے)

اس نظریئے کے مخالف جیمز گلیک کے مطابق یہ مظاہر محض طبیعیاتی دباؤ کا نتیجہ ہیں شعور کا نہیں۔ یہ لکھتے ہیں:

"Physical geometry in fluids is a mechanical response to pressure, not an emotional resonance."[8]

(مائعات میں طبعی جیومیٹری دباؤ کا ایک میکانکی ردعمل ہے نہ کہ کوئی جذباتی ہم آہنگی)

صوتی ارتعاشات پر ڈاکٹر ایموٹو کا کام اس لیے اہم ہے کہ یہ قدیم "ناؤد (Sound)" تھراپی اور صوفیانہ روایات جہاں آواز کو تخلیقِ کائنات کی بنیاد مانا گیا کو ایک جدید بصری رنگ دیتا ہے۔ اگرچہ مخالفین اسے محض طبیعیاتی دباؤ کہتے ہیں لیکن حامیوں کا یہ سوال بہت طاقتور ہے کہ اگر آواز ریت اور پانی میں "نظم" پیدا کر سکتی ہے تو انسانی شعور کی آواز ہمارے اندرونی نظام میں نظم کیوں نہیں پیدا کر سکتی؟ یہ بحث دراصل بے جان مادے اور باشعور ارتعاش کے درمیان ایک لکیر کھینچنے کی کوشش ہے۔ یہ پہلو ثابت کرتا ہے کہ ارتعاش (Vibration) کائنات کی بنیادی زبان ہے۔ اگرچہ سائنس اسے "میکانکی دباؤ" کہتی ہے لیکن ایموٹو کا کام یہ سوال اُٹھاتا ہے کہ اگر بے جان ریت اور پانی آواز سے نظم (Order) حاصل کر سکتے ہیں تو انسانی جسم جو 70 فیصد پانی ہے، موسیقی اور الفاظ کے ارتعاش سے کیوں کر متاثر نہیں ہوگا؟ یہ نظریہ قدیم "صوتی علاج (Sound Therapy)" کو ایک جدید سائنسی بنیاد فراہم کرنے کی کوشش ہے۔

آبِ زمزم کی انفرادیت

ڈاکٹر ایموٹو نے آبِ زمزم پر اپنی تحقیق کے بعد حیرت کا اظہار کیا کہ اس کے کرسٹلز کی ساخت دنیا کے کسی بھی دوسرے پانی سے بالکل مختلف اور منفرد ہے۔ ان کے مطابق زمزم کے ایک قطرے کو اگر عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں بھی ملایا جائے تب بھی وہ اپنی اصل ساخت برقرار رکھتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"The quality of Zamzam water is unlike any other in the world. Its crystal structure is a unique double-hexagonal form that remains stable even under extreme dilution."[9]

(آبِ زمزم کی کیفیت دنیا کے کسی بھی دوسرے پانی جیسی نہیں ہے۔ اس کے کرسٹل کی ساخت ایک منفرد دوہری شش پہلو شکل ہے جو انتہائی آمیزش کے بعد بھی مستحکم رہتی ہے)

اس نظریے کی حمایت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک لکھتے ہیں:

"The vibration of Quranic recitation produces a mesmerizing symmetry in water molecules." [10]

(قرآنی تلاوت کا ارتعاش پانی کے سالمات میں ایک سحر انگیز توازن پیدا کرتا ہے)

اس نظریہ کے مخالفین کی دلیل ہے:

"The stability of Zamzam crystals is linked to its high mineral content, specifically calcium and magnesium salts." [11]

(زمزم کے کرسٹلز کا استحکام اس میں موجود معدنیات خاص طور پر کیلشیم اور میگنیشیم کی زیادہ مقدار سے جڑا ہوا ہے)

آبِ زمزم پر ایموٹو کی تحقیق روحانیت اور مادیت کے درمیان ایک اہم کڑی ہے۔ ایموٹو کا یہ ماننا کہ زمزم دعاء اور تاریخی تقدس کے ارتعاشات کو اپنے اندر محفوظ کیے ہوئے ہے، مسلمانوں کے قدیم عقیدے کی سائنسی تائید کرتا ہے۔ مخالفین کا معدنیات والا دعویٰ اپنی جگہ درست ہو سکتا ہے لیکن وہ اس انفرادی ہندسی شکل (Unique Geometry) کی وضاحت نہیں کر پاتے جو صرف زمزم ہی میں کیوں بنتی ہے۔

پانی کی یادداشت

ڈاکٹر ایموٹو کا ماننا تھا کہ پانی ایک حیاتیاتی کمپیوٹر یا ایک ایسی ٹیپ ریکارڈنگ کی طرح ہے، جو اپنے رابطے میں آنے والی ہر شے خواہ وہ مادہ ہو یا غیر مادی ارتعاش کی معلومات کو اپنے سالماتی ڈھانچے میں نقش کر لیتا ہے۔ ان کے نزدیک پانی محض پیاس بجھانے والا مائع نہیں بلکہ معلومات کو منتقل کرنے والا کائناتی واسطہ ہے۔ ڈاکٹر مسارو ایموٹو لکھتے ہیں:

"Water acts as a biological computer that stores vibrational data. It can retain the memory of its environment, carry that information, and transfer it to other living organisms." [12]

(پانی ایک حیاتیاتی کمپیوٹر کے طور پر کام کرتا ہے جو ارتعاشی ڈیٹا محفوظ کرتا ہے۔ یہ اپنے ماحول کی یادداشت کو برقرار رکھنے، اس معلومات کو لے کر چلنے اور اسے دوسرے زندہ اجسام میں منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے)

مائیکل شیف اس کی تائید میں لکھتے ہیں:

"Water can retain the memory of substances even after they are no longer present. This is the foundation of homeopathic principles." [13]

(پانی مادوں کی یادداشت برقرار رکھ سکتا ہے چاہے وہ مادے آمیزش کے بعد وہاں موجود نہ رہیں۔ یہ ہومیوپیتھک اصولوں کی بنیاد ہے)

اور جے کوزک اس کی مخالفت یوں کرتے ہیں:

"Liquid water molecules reorient every 10 picoseconds, making it physically impossible for water to 'remember' or maintain any structural information over time." [14]

(مائع پانی کے سالمات ہر 10 پیکو سیکنڈ میں اپنی سمت بدل لیتے ہیں جس کی وجہ سے پانی کے لیے طویل عرصے تک کسی ساختی معلومات کو یاد رکھنا طبعی طور پر ناممکن ہے)

پانی کی یادداشت کا یہ تصور جدید سائنس کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اگر ایموٹو کا یہ نظریہ درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے طب اور نفسیات کے پورے ڈھانچے میں تبدیلی آجائے گی۔ حامیوں کے نزدیک یہ نظریہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ دم کیا ہوا پانی یا ہومیو پیتھک دوائیں کیوں اثر دکھاتی ہیں۔ دوسری طرف روایتی سائنس اسے اس لیے تسلیم نہیں کرتی کیونکہ مائع حالت میں پانی کے بانڈز انتہائی ناپائیدار ہوتے ہیں۔ تاہم کوانٹم فزکس کے ماہرین اب یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ پانی کے سالمات کے درمیان انفارمیشن فیلڈ موجود ہو سکتی ہے جو وقت اور مادے سے ماوراء ہے۔

مائیکروویو لہریں اور پانی کی موت

ڈاکٹر ایموٹو کا ایک نہایت متنازع مگر دلچسپ نظریہ یہ تھا کہ مائیکروویو اوون سے گزرنے والا پانی اپنی حیاتیاتی قوت کھو دیتا ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ مائیکروویو کی گئی لہروں کے بعد پانی کے کرسٹلز مکمل طور پر بکھر گئے اور بدنما شکل اختیار کر لی، جسے انہوں نے مردہ پانی کا نام دیا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"Microwave energy destroys the natural geometry of water. The resulting crystals are distorted and lack the vitality found in natural spring water. "[15]

(مائیکروویو توانائی پانی کی قدرتی جیومیٹری کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بننے والے کرسٹلز بگڑے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں وہ زندگی نہیں ہوتی جو قدرتی چشمے کے پانی میں پائی جاتی ہے)

اس نظریے کی حمایت میں وکٹر سچاوبرگر لکھتے ہیں:

"Natural, moving water carries a 'vortex' energy that is neutralized by artificial electromagnetic radiation, affecting its biological quality."[16]

(قدرتی بہتا پانی ایک بھنور نما توانائی رکھتا ہے جو مصنوعی برقی مقناطیسی شعاعوں سے زائل ہو جاتی ہے، جس سے اس کی حیاتیاتی کیفیت متاثر ہوتی ہے)

جبکہ اس نظریے کی مخالفت میں جے جے کوزک لکھتے ہیں:

"Microwaves only increase the kinetic energy of water molecules to produce heat; they do not break molecular bonds or create permanent 'memory' changes."[17]

(مائیکروویو لہریں حرارت پیدا کرنے کے لیے صرف پانی کے سالمات کی حرکی توانائی بڑھاتی ہیں، یہ سالماتی بندھنوں کو نہیں توڑتیں اور نہ ہی مستقل یادداشتی تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں)

ایموٹو کا یہ پہلو جدید طرزِ زندگی پر ایک بڑی تنقید ہے۔ ان کے نزدیک ٹیکنالوجی پانی کے روحانی اور طبعی توازن کو بگاڑ رہی ہے، اگرچہ طبیعیات دان اسے صرف حرارت کا عمل کہتے ہیں لیکن ایموٹو بصری شواہد کے ذریعے یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حرارت کے علاوہ بھی پانی کی ایک لطیف ساخت ہے جو تابکاری سے متاثر ہوتی ہے۔

انسانی نیت اور ماحولیات

ایموٹو کا مقدمہ صرف گلاس کے پانی تک محدود نہ تھا بلکہ ان کا کہنا تھا کہ سمندروں اور جھیلوں کی آلودگی کا براہِ راست تعلق انسانیت کے اجتماعی منفی خیالات سے ہے۔ انہوں نے جاپان کی بیوا جھیل(Lake Biwa)پر دعاء کی ایک تقریب منعقد کی اور دعویٰ کیا کہ اس سے پانی کی ساخت میں بہتری آئی۔ وہ لکھتے ہیں:

> "Our collective consciousness has the power to clear polluted waters. When we send love and gratitude to the planet's water, it heals itself."[18]

(ہمارا اجتماعی شعور آلودہ پانیوں کو صاف کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جب ہم کرہ ارض کے پانی کو محبت اور شکر گزاری کے پیغامات بھیجتے ہیں تو یہ خود کو شفا دیتا ہے)

اس کی تائید میں روپرٹ شیلڈریک لکھتے ہیں:

> "Morphic resonance suggests that a change in the consciousness of a group can influence the physical environment through invisible fields."[19]

(مورفک ریزونس یہ بتاتی ہے کہ ایک گروہ کے شعور میں تبدیلی غیر مرئی میدانوں کے ذریعے طبعی ماحول پر اثر انداز ہو سکتی ہے)

اور راشیل کیرسن اس کی مخالفت میں لکھتے ہیں:

> "Environmental recovery is a result of chemical and biological filtration, not metaphysical rituals. There is no empirical data linking 'prayer' to pollutant reduction."[20]

(ماحولیاتی بحالی کیمیاوی اور حیاتیاتی فلٹریشن کا نتیجہ ہے نہ کہ مابعد الطبیعیاتی رسومات کا۔ دعاء کو آلودگی میں کمی سے جوڑنے والا کوئی تجرباتی ڈیٹا موجود نہیں)

یہ نکتہ ایموٹو کو ایک سماجی مصلح کے طور پر پیش کرتا ہے، ان کا ماننا یہ ہے کہ ماحولیاتی بحالی صرف باہر کی صفائی سے نہیں بلکہ اندر کی صفائی پاکیزہ خیالات سے شروع ہوتی ہے۔ یہ نظریہ اگرچہ سائنسی طور پر متنازع ہے لیکن اخلاقی اور نفسیاتی طور پر انسان کو ذمہ دار بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

عصرِ حاضر میں ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی واٹر تھیوری کی تطبیق

عصر حاضر میں ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی تھیوری پر کام جاری ہے اور اس کی کسی حد تک تصدیق کی جارہی ہے، ذیل میں ڈاکٹر مسارو ایموٹو کے نظریات کی عصر حاضر میں تطبیق پیش کی جاتی ہے۔

ڈیجیٹل تابکاری(Wifi-G5)اور پانی کی سالماتی توڑ پھوڑ

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کا موٴقف تھا کہ پانی کائنات کے ہر ارتعاش کو ریکارڈ کرتا ہے۔ ان کے نزدیک جدید دور کی برقی مقناطیسی لہریں خصوصاً موبائل فون، وائی فائی اور فائیو جی پانی کے لیے ایک تشدد آمیز ارتعاش ہیں۔ ان کے تجربات کے مطابق جب پانی کے قریب اسمارٹ فون رکھا گیا یا

اسے مائیکرو ویو شعاعوں کے سامنے لایا گیا تو پانی کے کرسٹلز اپنی قدرتی شش پہلو(Hexagonal)ساخت کھو بیٹھے اور بد نما بکھرے ہوئے نمونوں میں تبدیل ہو گئے۔ڈاکٹر مسارو ایموٹو لکھتے ہیں:

"In an era of invisible digital waves, water becomes a victim of resonance interference. The distortion in water crystals mirrors the stress in the human biological system caused by electromagnetic smog".[21]

(غیر مرئی ڈیجیٹل لہروں کے دور میں پانی ارتعاشی مداخلت کا شکار ہو جاتا ہے۔پانی کے کرسٹلز میں پیدا ہونے والا بگاڑ اس حیاتیاتی تناؤ کی عکاسی کرتا ہے جو برقی مقناطیسی دھوئیں کی وجہ سے انسانی نظام میں پیدا ہوتا ہے)

اس نظریے کی حمایت میں مارٹن ایل پال لکھتے ہیں:

"Bio-electromagnetic research indicates that high-frequency radiation can affect the orientation of water molecules and the stability of hydrogen bonds.".[22]

(حیاتی برقی مقناطیسی تحقیق بتاتی ہے کہ ہائی فریکوئنسی ریڈی ایشن پانی کے سالمات کی سمت اور ہائیڈروجن بانڈز کے استحکام کو متاثر کر سکتی ہے)

اس کی تردید کرتے ہوئے فلپ بال لکھتے ہیں:

"Standard physics maintains that non-ionizing radiation from Wi-Fi and 5G lacks the energy to break molecular bonds or create permanent structural changes in liquid water.".[23]

(معیاری طبیعیات کا کہنا ہے کہ وائی فائی اور 5 G سے نکلنے والی نان- آئنائزنگ شعاعوں میں اتنی توانائی نہیں ہوتی کہ وہ سالماتی بندھنوں کو توڑ سکیں یا مائع پانی میں مستقل ساختی تبدیلیاں پیدا کر سکیں)

عصرِ حاضر میں اس نظریئے کی تطبیق نہایت چونکا دینے والی ہے، تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو انسانی جسم تقریباً70 فیصد پانی پر مشتمل ہے اور انسانی دماغ کا85 فیصد حصہ پانی ہے۔اگر ڈاکٹر ایموٹو کے بصری شواہد کو درست مانا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ہر وقت اپنے جسم کے اندرونی پانی کی ہندسی ساخت(Geometry)کو ڈیجیٹل لہروں کے ذریعے مسخ کر رہے ہیں۔یہ نکتہ اس لیے اہم ہے کہ جدید سائنس اب اکسیڈیٹیو اسٹریس(Oxidative Stress)اور ڈیجیٹل شعاعوں کے تعلق کو تسلیم کر رہی ہے۔ایموٹو کی تھیوری ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ کیوں جدید انسان ہر وقت ذہنی تھکن اور بے چینی کا شکار رہتا ہے۔ان کے نزدیک یہ صرف نفسیاتی نہیں بلکہ ایک سالماتی انتشار (Molecular Chaos)ہے جو ہمارے اندر موجود پانی کی یادداشت اور سکون کو برباد کر رہا ہے۔اس تطبیق کا عملی تقاضا یہ ہے کہ ہم ڈیجیٹل ہائیجین اختیار کریں اور اپنے اعصابی نظام کو ان لہروں سے بچانے کے لیے فطری ماحول سے رجوع کریں۔

کوانٹم انٹینگلمنٹ اور پانی

ڈاکٹر ایموٹو کا آخری دور کا نظریہ یہ تھا کہ پانی کے ذریعے پوری انسانیت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے، اگر ہم ایک گلاس پانی کو مثبت نیت دیتے ہیں تو وہ کوانٹم سطح پر دنیا کے تمام پانی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"Through water, we are all connected. Distance does not matter; a prayer for water in one place can affect the resonance of water everywhere. "[24]

(پانی کے ذریعے ہم سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ فاصلہ اہمیت نہیں رکھتا ایک جگہ پانی کے لیے کی گئی دعاء ہر جگہ کے پانی کے ارتعاش پر اثر انداز ہو سکتی ہے)

اس نظریے کی حمایت میں ایروین لسزولو لکھتے ہیں:

"Quantum entanglement shows that particles can remain connected across vast distances. Consciousness may interact with water through similar non-local fields."[25]

(کوانٹم انٹینٹلمنٹ ظاہر کرتی ہے کہ ذرات طویل فاصلوں کے باوجود جڑے رہ سکتے ہیں، شعور اسی طرح کے غیر مقامی میدانوں کے ذریعے پانی کے ساتھ تعامل کر سکتا ہے)

جبکہ اس کی مخالفت میں سٹیفن وینبرگ لکھتے ہیں:

"Quantum effects are typically observed at subatomic scales and do not translate to macroscopic biological systems like a glass of water."[26]

(کوانٹم اثرات عام طور پر ذیلی جوہری پیمانے پر دیکھے جاتے ہیں اور یہ پانی کے گلاس جیسے بڑے حیاتیاتی نظاموں پر لاگو نہیں ہوتے)

عصرِ حاضر میں یہ نظریہ گلوبل مائنڈ کے تصور کو جنم دیتا ہے۔ ایموٹو کا یہ قول کہ ہم پانی کے ذریعے جڑے ہیں، دراصل ہمدردی اور عالمی امن کا ایک نیا فلسفہ ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ ہماری انفرادی سوچ کائناتی اثر رکھتی ہے۔

کوانٹم بائیولوجی اور ڈیجیٹل میڈیسن

ڈاکٹر ایموٹو کا خیال تھا کہ مستقبل کی طب کیمیکلز یا گولیوں پر نہیں بلکہ ارتعاش پر مبنی ہو گی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ پانی کو مخصوص تعدد کے ذریعے پروگرام کیا جا سکتا ہے جو جسم میں جا کر ڈی این اے کی سطح پر اصلاح کر سکتا ہے۔ عصرِ حاضر میں یہ نظریہ ڈیجیٹل بائیولوجی کی بنیاد بن رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق

"The medicine of the future will be based on adjusting the vibrations in the water within our bodies. Water is the medium that carries the 'Hado' or healing frequency directly to the cells."[27]

(مستقبل کی طب ہمارے جسموں کے اندر موجود پانی کے ارتعاشات کو درست کرنے پر مبنی ہو گی۔ پانی وہ واسطہ ہے جو ہاڈو یا شفا بخش فریکوئنسی کو براہِ راست خلیات تک پہنچاتا ہے)

اس کی تائید میں لوس مونٹیگنر لکھتے ہیں:

"Digital biology suggests that biological molecules communicate through low-frequency electromagnetic fields stored in the water's memory."[28]

(ڈیجیٹل بائیولوجی یہ بتاتی ہے کہ حیاتیاتی سالمات پانی کی یادداشت میں محفوظ کم تعدد والے برقی مقناطیسی میدانوں کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں)

اس کی مخالفت میں وکٹر سٹینگر لکھتے ہیں:

"The concept of 'healing frequencies' in water lacks clinical validation. Most biological processes are driven by chemical affinity and shape, not long-distance electromagnetic signaling."[29]

(پانی میں شفا بخش فریکوئنسیوں کا تصور کلینیکل تصدیق سے محروم ہے۔ زیادہ تر حیاتیاتی عمل کیمیائی رغبت اور ساخت سے چلتے ہیں نہ کہ طویل فاصلے کے برقی مقناطیسی سگنلز سے)

عصرِ حاضر میں اس کی تطبیق انرجی میڈیسن کے ابھرتے ہوئے شعبے میں نظر آتی ہے۔ تجزیاتی طور پر ایموٹو کی یہ سوچ کہ پانی ایک ڈیجیٹل کیریئر ہے، نوبل انعام یافتہ لیوک مونٹیگنیر کے تجربات سے میل کھاتی ہے، جنہوں نے ڈی این اے کے سگنلز کو پانی کے ذریعے ٹیلی پورٹ کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ آج کے دور میں جب ہم ویئر ایبل ٹیکنالوجی اور فریکوئنسی ہیلنگ ایپس کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم ایموٹو کے اسی نظریئے کو لاگو کر رہے ہوتے ہیں کہ مادہ (پانی) معلومات کو محفوظ کر کے جسمانی افعال کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ یہ تطبیق ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ کیوں محض مثبت سوچ یا مراقبہ جو کہ ایک ذہنی ارتعاش ہے، کینسر جیسے امراض میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ طب کو مادی گولیوں سے نکال کر لطیف توانائی کی دنیا میں لے جانے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔

اسمارٹ واٹر اور اسٹرکچرڈ واٹر ٹیکنالوجی

ایموٹو کا موقف تھا کہ نلکے کا پانی پائپوں کے دباؤ اور کیمیکلز کی وجہ سے اپنی حیاتیاتی قوت کھو کر مردہ ہو جاتا ہے۔ ان کے مطابق پانی کو مخصوص میکانکی حرکت، مقناطیسی میدان یا شعوری ارتعاش کے ذریعے دوبارہ منظم کیا جا سکتا ہے، جس سے اس کے کرسٹلز اپنی قدرتی شش پہلو ساخت دوبارہ حاصل کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر مسارو لکھتے ہیں:

"Tap water is stressed and lifeless. To restore its vitality, we must return it to its natural hexagonal structure through vortex motion, magnetism, or positive information."[30]

(نلکے کا پانی دباؤ کا شکار اور بے جان ہوتا ہے اس کی حیات بخشی کو بحال کرنے کے لیے ہمیں اسے بھنور نما حرکت، مقناطیسیت یا مثبت معلومات کے ذریعے دوبارہ اس کی قدرتی شش پہلو ساخت پر لانا ہوگا)

اس کی حمایت میں گیرالڈ پولاک لکھتے ہیں:

"Structured water has higher bio-availability and can hydrate cells more efficiently because its molecular clusters are smaller and more organized."[31]

(منظم پانی کی حیاتیاتی دستیابی زیادہ ہوتی ہے اور یہ خلیات کو زیادہ مؤثر طریقے سے سیراب کر سکتا ہے، کیونکہ اس کے سالماتی گچھے چھوٹے اور زیادہ ترتیب یافتہ ہوتے ہیں)

اس کی مخالفت میں سٹیفن لوئر لکھتے ہیں:

"There is no peer-reviewed scientific evidence that 'structured' water is chemically or biologically different from regular water once it enters the stomach's highly acidic environment."[32]

(اس بات کا کوئی مستند سائنسی ثبوت نہیں ہے کہ منظم پانی کیمیائی یا حیاتیاتی طور پر عام پانی سے مختلف ہوتا ہے، خاص طور پر جب وہ معدے کے انتہائی تیزابی ماحول میں داخل ہو جائے)

یہ عصرِ حاضر کی واٹر انڈسٹری میں ایک بڑا انقلاب ہے، تجزیاتی طور پر ایموٹو کی یہ تطبیق صرف روحانی نہیں بلکہ میکانکی بھی ہے۔ جدید سائنسی آلات اب ایسے وورٹیکس سسٹم بنا رہے ہیں جو پانی کو قدرتی چشموں کی طرح گھماتے ہیں، تاکہ اس کی آکسیجن جذب کرنے کی صلاحیت بڑھ سکے۔ ایموٹو نے جو بات کرسٹل کی خوبصورتی سے شروع کی تھی آج وہ پی ایچ بیلنس اور الک لائن واٹر کی صورت میں مارکیٹ کا حصہ ہے۔ اس کی تطبیق یہ ہے کہ پانی کی کیمیائی صفائی کافی نہیں ہے بلکہ اس کی معلوماتی صفائی اور اسٹرکچر کی بحالی بھی انسانی صحت کے لیے اتنی ہی ضروری ہے۔ عصرِ حاضر میں اس نظریئے کی تطبیق نے ایک اربوں ڈالر کی اسمارٹ واٹر انڈسٹری کو جنم دیا ہے، تجزیاتی طور پر ایموٹو کی یہ سوچ کہ پانی کی فزیکل جیومیٹری اس کی کیمیکل کمپوزیشن سے زیادہ اہم ہے، روایتی واٹر فلٹریشن کے تصور کو بدل رہی ہے۔ اگرچہ مخالفین اسے سیوڈو سائنس قرار دیتے ہیں لیکن اسٹرکچرڈ واٹر کے حامیوں کا یہ مشاہدہ کہ منظم پانی پودوں کی نشوونما اور خلیاتی توانائی میں اضافہ کرتا ہے، ایموٹو کے بصری تجربات کو ایک مادی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس کی تطبیق یہ ہے کہ پانی کو صرف صاف ہونا کافی نہیں بلکہ اسے زندہ (Bio-active) بھی ہونا چاہیے۔ یہ بحث دراصل معیارِ زندگی کو محض مادی پیمائش سے نکال کر لطیف سالماتی ترتیب میں تلاش کرنے کی ایک کوشش ہے۔

بائیو فوٹونز اور پانی کا بصری نیٹ ورک

ڈاکٹر ایموٹو کا دعویٰ تھا کہ پانی صرف کیمیکلز کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ روشنی اور معلومات کو جذب کرنے اور منتقل کرنے والا ایک واسطہ ہے۔ ان کے نزدیک پانی کے کرسٹلز دراصل اس "نوری معلومات" کا بصری اظہار ہیں جو پانی نے کائنات یا انسانی شعور سے حاصل کی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"Water is the medium that transforms invisible light into visible patterns. It functions as a fluid fiber-optic cable that transmits the essence of life through light frequencies."[33]

(پانی وہ واسطہ ہے جو غیر مرئی روشنی کو بصری نمونوں میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ ایک مائع فائبر آپٹک کیبل کی طرح کام کرتا ہے جو روشنی کی فریکوئنسیوں کے ذریعے زندگی کے جوہر کو منتقل کرتی ہے)

اس نظریے کی حمایت میں مارکو بشوف لکھتے ہیں:

"Cells communicate through ultra-weak light emissions called biophotons, and the structured water within the body acts as a coherent conductor for these signals."[34]

(خلیات بائیو فوٹونز نامی انتہائی کمزور نوری شعاعوں کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں اور جسم کے اندر موجود منظم پانی ان سگنلز کے لیے ایک مربوط موصل کا کام کرتا ہے)

اس کی مخالفت میں البرٹ ٹیڈ یسچی لکھتے ہیں:

"While biophotons are a measurable phenomenon, the idea that water acts as a 'storage device' for these light signals to influence biological health is speculative and lacks rigorous proof."[35]

(اگرچہ بائیو فوٹونز ایک قابلِ پیمائش مظہر ہیں لیکن یہ خیال کہ پانی ان نوری سگنلز کے لیے ایک اسٹوریج ڈیوائس کے طور پر کام کر کے صحت پر اثر انداز ہوتا ہے محض قیاس آرائی ہے اور اس کے ٹھوس ثبوت موجود نہیں)

عصرِ حاضر میں اس نظریئے کی تطبیق فوٹو بائیوماڈیولیشن جیسے جدید علاج میں نظر آتی ہے۔ تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو ایموٹو نے برسوں پہلے یہ سمجھ لیا تھا کہ پانی اور روشنی کا رشتہ زندگی کی بنیاد ہے۔ آج کی جدید تحقیق یہ بتاتی ہے کہ جب ہم سورج کی روشنی میں وقت گزارتے ہیں تو ہمارے خون کا پانی اس روشنی کو جذب کر کے اپنی ساخت بہتر بناتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسے ایموٹو کے کرسٹلز مثبت شعاعوں سے خوبصورت ہو جاتے تھے۔ عصرِ حاضر میں اس کی تطبیق یہ ہے کہ ہم اپنی صحت کو صرف خوراک (Matter) سے نہیں بلکہ روشنی (Light) اور ارتعاش سے بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔ یہ نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ پانی ہمارے جسم کے اندر ایک زندہ اسکرین ہے جو کائناتی روشنی کے پیغامات کو ڈی کوڈ (Decode) کر رہی ہے۔

ڈیجیٹل زراعت اور ارتعاشی آبپاشی

ایموٹو کا خیال تھا کہ اگر فصلوں کو دی جانے والی پانی کی سپلائی کو مثبت معلومات یا ارتعاش سے گزارا جائے تو اس سے پیداوار اور معیار میں حیرت انگیز اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"By projecting love and gratitude into the water used for agriculture, we can grow food that is not only physically nutritious but energetically superior."[36]

(زراعت کے لیے استعمال ہونے والے پانی میں محبت اور شکر گزاری کے جذبات شامل کر کے ہم ایسی خوراک اُگا سکتے ہیں جو نہ صرف مادی طور پر غذائیت بخش ہو بلکہ توانائی کے لحاظ سے بھی برتر ہو)

اس نظریے کی تائید میں ڈین کارلسن لکھتے ہیں:

"Sonic stimulation and water structuring have been shown to increase seed germination rates and plant resilience to pests without chemical fertilizers."[37]

(صوتی محرک اور پانی کی ترتیب نو نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیمیائی کھادوں کے بغیر بیجوں کے اُگنے کی شرح اور پودوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کو بڑھاتے ہیں)

اس کی مخالفت میں ٹرینس ایم مورے لکھتے ہیں:

"Increased plant growth in such studies can often be attributed to better care, temperature, or humidity control rather than the 'memory' or 'vibration' of the water."[38]

(ایسے مطالعات میں پودوں کی بہتر نشوونما کی وجہ اکثر بہتر دیکھ بھال، درجہ حرارت یا نمی کا کنٹرول ہوتا ہے، نہ کہ پانی کی 'یادداشت' یا 'ارتعاش')

عصرِ حاضر میں یہ تطبیق آرگینک فارمنگ سے ایک قدم آگے کوانٹم فارمنگ کی طرف اشارہ کرتی ہے، اگر پانی واقعی معلومات لے جا سکتا ہے تو زراعت میں اس کا استعمال خوراک کے عالمی بحران کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ایموٹو کا نظریہ یہاں ایک سماجی انقلاب کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جہاں کسان کا اپنی فصل کے ساتھ ایک جذباتی اور ارتعاشی رشتہ اس کی پیداوار کا ضامن بن جاتا ہے۔ یہ تطبیق ہمیں سکھاتی ہے کہ زمین کی شفایابی صرف کیمیکلز سے نہیں بلکہ شعوری وابستگی سے ممکن ہے۔

مسارو ایموٹو کی واٹر تھیوری اور اسلامی تناظر

ڈاکٹر ایموٹو نے اپنی تحقیق کے دوران محسوس کیا کہ پانی نہ صرف انسانی جذبات بلکہ مقدس الفاظ کے ارتعاشات پر بھی غیر معمولی رد عمل دیتا ہے۔ انہوں نے جب پانی کو اسلامی دعائیں اور قرآنی آیات سنائیں تو اس کے کرسٹلز کی ساخت میں ایک ایسی تابندگی اور توازن پیدا ہوا جو عام حالات میں ناممکن تھا۔ ان کے نزدیک بسم اللہ اور دعا پانی کے اندر موجود توانائی کو بیدار کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"The words of prayer and the vibrations of sacred texts produce a mesmerizing symmetry in water molecules. Water has a way of 'listening' to the divine name, reflecting a crystalline beauty that transcends physical explanation."[39]

(دعاء کے کلمات اور مقدس تحریروں کے ارتعاشات پانی کے سالمات میں ایک سحر انگیز توازن پیدا کرتے ہیں۔ پانی میں خدائی نام کو سننے کا ایک ایسا طریقہ موجود ہے جو ایسی قلمی خوبصورتی کی عکاسی کرتا ہے جو مادی وضاحتوں سے بالاتر ہے)

ڈاکٹر ذاکر نائیک اس کی تائید میں لکھتے ہیں:

"The vibration of Quranic recitation produces a mesmerizing symmetry in water molecules, aligning with the Islamic practice of 'Ruqyah' (healing through recitation)."[40]

(قرآنی تلاوت کا ارتعاش پانی کے سالمات میں ایک سحر انگیز توازن پیدا کرتا ہے، جو اسلامی عمل 'رقیہ' یا دم کے ذریعے شفاء یابی کے تصور سے ہم آہنگ ہے)

فلپ بال اس نظریئے کی تردید میں لکھتا ہے:

"While religious practices have spiritual significance, attributing molecular structural changes to specific languages or prayers lacks empirical validation in a double-blind scientific setting."[41]

(اگرچہ مذہبی اعمال کی روحانی اہمیت ہے، لیکن مخصوص زبانوں یا دعاؤں سے سالماتی تبدیلیوں کو منسوب کرنا سائنسی ڈبل بلائنڈ تجربات میں تجرباتی تصدیق سے محروم ہے)

تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو ڈاکٹر ایموٹو کی تحقیق اسلام کے اس بنیادی فلسفے کی تائید کرتی ہے کہ کائنات کی ہر شے زندہ اور باشعور ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ایموٹو نے اس تسبیح کو پانی کے کرسٹلز کی صورت میں بصری شکل دے دی ہے۔ عصرِ حاضر میں اس کی تطبیق یہ ہے کہ جب ایک مسلمان پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھتا ہے تو وہ دراصل اس پانی کے سالماتی ڈھانچے کو ایک شفابخش اور منظم حالت میں تبدیل کر رہا ہوتا ہے۔ یہ تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسلامی شعائر جیسے وضو یا پانی پر دم کرنا محض رسومات نہیں بلکہ پانی کے

ذریعے جسم کے اندرونی ارتعاش کو پاکیزہ بنانے کے سائنسی طریقے بھی ہو سکتے ہیں۔ ایموٹو کا کام یہاں مذہب اور سائنس کو ایک مشترکہ نکتے پر کھڑا کر دیتا ہے، یعنی لفظ کی طاقت اور نیت کا اثر۔

نتائج و خلاصہ

ڈاکٹر مسارو ایموٹو کی یہ تمام تحقیق اس انقلابی نتیجے پر پہنچتی ہے کہ مادہ اور شعور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں، بلکہ پانی کائنات کے ہر مادی اور غیر مادی ارتعاش کو محسوس کرنے اور اسے ایک پیچیدہ بصری زبان میں منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس جامع مطالعہ سے یہ خلاصہ حاصل ہوتا ہے کہ انسانی الفاظ، جذبات، موسیقی اور یہاں تک کہ مقدس کلام کے ارتعاشات پانی کے سالماتی ڈھانچے کو ایک خوبصورت اور منظم ہندسی ترتیب عطاء کرتے ہیں، جبکہ منفی خیالات اور شور مچاتی آوازیں اس ترتیب کو منتشر کر کے اسے بے جان بنا دیتی ہیں۔ عصرِ حاضر میں اس نظریئے کی تطبیق ہمیں یہ بتاتی ہے کہ فائیو جی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل لہروں کے حصار میں رہنے والا جدید انسان دراصل اپنے جسم کے اندرونی پانی کی ساخت کو مسلسل خطرے میں ڈال رہا ہے، جس کا حل ایموٹو کے نزدیک مثبت نیت اور قدرتی ارتعاشات کی بحالی میں ہے۔ آبِ زمزم پر ہونے والی تحقیق اس بات کی سائنسی گواہی دیتی ہے کہ کچھ پانی اپنی فطرت اور یادداشت میں دوسروں سے ممتاز اور انتہائی مستحکم ہوتے ہیں۔ یہ پوری تحقیق اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ پانی محض ایک بے جان مائع نہیں بلکہ ایک حیاتیاتی کمپیوٹر ہے جو معلومات کو محفوظ کرتا اور منتقل کرتا ہے۔ اسلام اور دیگر روحانی تعلیمات کے تناظر میں یہ تھیوری بسم اللہ اور دعاء جیسے اعمال کو ایک نئی سائنسی جہت عطاء کرتی ہے، جو ثابت کرتی ہے کہ انسان کا ہر قول و فعل اس کے جسم کے 70 فیصد حصے یعنی پانی کے ذریعے اس کی صحت اور شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر ڈاکٹر ایموٹو کا کام ہمیں ایک ایسے کائناتی نظم سے جوڑتا ہے جہاں ہماری ایک چھوٹی سی مثبت سوچ بھی پانی کے ذریعے پوری دنیا کے ارتعاش کو بدلنے کی طاقت رکھتی ہے اور یہی اس تمام تحقیق کا سب سے بڑا اور سبق آموز نتیجہ ہے۔

سفارشات

- محققین کو چاہئے کہ وہ ایموٹو کے تصور ہاڈو (Hado) اور اسلامی تصور برکت و رقیہ پر ایک آرٹیکل یا مقالہ لکھ کر تقابلی علمی جائزہ پیش کریں۔
- ایسی تحقیقی تحریریں تیار کی جائیں جو ایموٹو کے مسخ شدہ کرسٹلز کے نظریئے کو انسانی خلیات میں ہونے والے آکسیڈیٹیو اسٹریس سے جوڑ کر یہ دیکھیں کہ آیا پانی کی یادداشت کو مثبت ارتعاشات کے ذریعے دوبارہ بحال کر کے ڈیجیٹل بیماریوں کا علاج ممکن ہے یا نہیں۔
- مستقبل کے محققین کو چاہیے کہ وہ لیبارٹری سے نکل کر بڑے پیمانے پر ارتعاشی زراعت (Vibrational Agriculture) پر تحقیقی مقالے لکھیں۔

حوالہ جات وحواشی

[1] Masaru Emoto, The Hidden Messages in Water, trans. David A. Thayne (Hillsboro, OR: Beyond Words Publishing, 2004), 11.
[2] Bruce H. Lipton, The Biology of Belief: Unleashing the Power of Consciousness, Matter and Miracles (Carlsbad, CA: Hay House, Inc., 2005), 130.
[3] William A. Tiller, Science and Human Transformation: Subtle Energies, Intentionality and Consciousness (Walnut Creek, CA: Pavior Publishing, 1997), 88.
[4] Masaru Emoto, The Hidden Messages in Water, trans. David A. Thayne (Hillsboro, OR: Beyond Words Publishing, 2004), 11.
[5] Bruce H. Lipton, The Biology of Belief: Unleashing the Power of Consciousness, Matter and Miracles (Carlsbad, CA: Hay House, Inc., 2005), 130.
[6] Philip Ball, H2O: A Biography of Water (London: Orion Books Ltd, 2015), 154.
[7] Hans Jenny, Cymatics: A Study of Wave Phenomena and Vibration (Newington, NH: Macromedia Press, 2001), 35.
[8] James Gleick, Chaos: Making a New Science (New York: Viking Penguin, 1987), 112.
[9] Masaru Emoto, The Hidden Messages in Water, trans. David A. Thayne (Hillsboro, OR: Beyond Words Publishing, 2004), 12.
[10] Zakir Naik, The Quran and Modern Science (Birmingham, UK: Al-Hidaayah Publishers, 2009), 45.
[11] Saudi Journal of Biological Sciences, "Chemical Analysis of Zamzam Water," Vol. 19 (Riyadh: Elsevier, 2012).
[12] Masaru Emoto, The Hidden Messages in Water, trans. David A. Thayne (Hillsboro, OR: Beyond Words Publishing, 2004).
[13] Michel Schiff, The Memory of Water (London: Thorsons Publishers, 1995), 30.
[14] J. J. Kozak, The Structure and Properties of Water (New York: Academic Press, 1991), 80.
[15] Masaru Emoto, The Message from Water, Vol. 3 (Tokyo: Hado Publishing, 2003), 45.
[16] Viktor Schauberger, The Water Wizard, trans. Callum Coats (London: Gateway, 1998), 27
[17] J. J. Kozak, The Structure of Water (New York: Academic Press, 1991), 82.
[18] Masaru Emoto, The True Power of Water (New York: Atria Books, 2005), 112.
[19] Rupert Sheldrake, A New Science of Life (London: Icon Books, 2009), 95.
[20] Rachel Carson, Silent Spring (Boston: Houghton Mifflin, 1962), 118.
[21] Masaru Emoto, The Message from Water, Vol. 3: Love Thyself (Tokyo: Hado Publishing, 2003), 52.
[22] Martin L. Pall 5G:Great Risk for EU, U.S. and International Health (Portland, OR: Mother Earth Trust, 2018), 14.
[23] Philip Ball, H2O: A Biography of Water (London: Phoenix, 1999), 160 .
[24] Masaru Emoto, The Secret Life of Water (Hillsboro: Beyond Words, 2006), 140.
[25] Ervin Laszlo, The Akashic Experience (Rochester, VT: Inner Traditions, 2009), 55.
[26] Steven Weinberg, The First Three Minutes (New York: Basic Books, 1977), 110.
[27] Masaru Emoto, The True Power of Water: Healing and Discovering Ourselves (New York: Atria Books, 2005), 94.
[28] Luc Montagnier, "DNA Waves and Water," Journal of Physics: Conference Series (France: IOP Publishing, 2010), 10.
[29] Victor Stenger, The Unconscious Quantum (Amherst, NY: Prometheus Books, 1995), 142.

30 Masaru Emoto, The Secret Life of Water (Hillsboro, OR: Beyond Words Publishing, 2004), 118.

31 Gerald Pollack, The Fourth Phase of Water (Seattle: Ebner & Sons, 2013), 112.

32 Stephen Lower, "Water Cluster Pseudoscience," Journal of Chemical Education (Simon Fraser University, 2011).

33 Masaru Emoto, The Message from Water, Vol. 2 (Tokyo: Hado Publishing, 2001), 88.

34 Marco Bischof, Biophotons: The Light in Our Cells (Frankfurt: Zweitausendeins, 1995), 142.

35 Alberto Tedeschi, The White Lion: Discovering the Memory of Water (Milan: Nuova Ipsa, 2010), 55.

36 Masaru Emoto, The True Power of Water (New York: Atria Books, 2005), 130.

37 Dan Carlson, The Sonic Bloom: A New Era in Agriculture (Minnesota: Carlson Publications, 1995), 22.

38 Terence M. Murphy, Plant Biology: The Science of Life (Davis, CA: Academic Press, 1998), 210.

39 Masaru Emoto, The Miracle of Water (New York: Atria Books/Beyond Words, 2007), 55.

40 Zakir Naik, The Quran and Modern Science (Birmingham, UK: Al-Hidaayah Publishers, 2009), 45.

41 Philip Ball, H2O: A Biography of Water (London: Phoenix, 1999), 162.